سوال

(197) تجارت میں ایک بنیادی شرط

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

تجارت میں ایک بنیادی شرط

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

تجارت کو ہمیشہ ہی بہت اہمیت حاصل رہی ہے ۔ تجارت کا سلسلہ چونکہ بہت ہی اہم ہوتا ہے اس لئے اس میں بعض ایسے امور پائے جاتے ہیں جوج دوسرے کاموں میں نہیں پائے جاتے ۔ مثلاًعام طور پر تجارت کا پھیلاؤ اتنا ہوتا ہے کہ ایک آدمی اس پر قابو نہیں پا سکتا اس میں دو یا دو سے زیادہ آدمی شریک ہوتے ہیں ۔ اس میں ایسے لوگوں کی بھی ضرورت ہوتی ہے ۔ جو تندرست و توانا ہوں اور محنت اور مستعدی سے مال فروخت کریں روپیہ پسہ بے شک کچھ نہ لگائیں ایسے لوگوں کو منافع سے مناسب حصہ دیا جاتا ہے اور تجارت میں ایمان دا تجربہ کار اور تعلیم یافتہ افراد کی بھی ضرورت ہوتی ہے لیکن بعض دفعہ ان اوصاف کے حامل لوگ روپے سے تہی دامن ہوتے ہیں اور جن کے پاس روپیہ پسہ ہوتا ہے وہ بسا اوقات ان اوصاف سے محروم ہوتے ہیں ۔ ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں کہ جو برابر یا تیسرے چوتھے پانچویں حصے کی رقم ادا کرکے شریک کاروبار ہوتے ہیں ان میں اس قسم کے افراد بھی ہوتے ہیں جو اپنے حصے کی رقم کے علاوہ اپنی محنت اور کوشش کا ماہانہ معاوضہ بھی وصول کرتے ہیں اس طرح اور بھی بہت سی چیزیں تجارت میں پائی جاتی ہیں ۔ جو دوسرے کاموں میں نہیں پائی جاتیں ۔ شریعت میں اس کی نشان دہی بلکہ وضاحت کی گی ہے اور اس میں شراکت کے لئے بہترین اصول بھی بیان کیئے گئے ہیں تجارت میں شراکت کاروباری اعتبار سے بہت اچھی چیز ہے جو محنت اور تگودو ایک آدمی کو کرنا پڑتی ہے شراکت کی صورت میں وہ متعدد بار اقرار کرتے ہیں اور اسی طرح مال کی کھپت اور فروخت کا حلقہ ہر ایک کی سعی اور ہمت سے زیادہ وسیع ہوتا ہے اوجب ایک چیز پر ایک کی بجائے کئی آدمیوں کی توجہ مبزول رہے گی تو مال بھی اچھا اور جاذب نظر تیار ہوگا جس کی وجہ سے مارکیٹ میں ان کے مال کی قیمت زیادہ بڑھے گی ۔ اس لئے کہتے ہیں کہ اتفاق میں برکت ہوتی ہے اور اس میں کامیابی کے امکانات زیادہ پائے جاتے ہیں ۔ خود جناب رسول اللہ ﷺ نے بنوت کی نعمت عظمیٰ پر سرفراز ہونے سے قبل تجارت کی ہے اور اس کی بعض شکلوں میں آپ ﷺ باقاعدہ شریک وسہیم رہے ہیں ۔ اور بلوغ المرام کے باب الشرکۃ والوکالۃ میں مسند امام احمد بن حنبل ۔ سنن ابی دائود ۔ اور ابن ماجہ کے حوالہ سے ایک حدیث ہے جس میں بیان کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بعثت سے پہلے ایک صاحب کے ساتھ کاروبار میں شریک تھے ۔ حدیث کے الفاظ یہ ہین ۔

وعن السائب المخزومی انه کان شریک النبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل البعثۃ فجاء یوم الفتح فقال مرحبا باخیو شریک

سائب مخزومی سے روایت ہے کہ وہ آپ ﷺ کو نبوت ملنے سے پہلے آپ کے ساتھ تجارت میں شریک تھے وہ فتح مکہ کے روز رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور

عرض کیا اے میرے بھائی اور شرک میں آپ کو اس عظیم الشان کامیابی پر مبارک باد پش کرتا ہوں اور آپ کو خوش آمدید اور مرحبا کہتا ہوں تجارت میں شرکت احادیث سے ثابت ہے لیکن اس میں اولین شرط ایمانداری اور دیانت داری ہے حصہ دارونکا پہلا فرض ہے کہ وہ دیانت داری سے کام کریں اور کسی قسم کی خیانت اور بد دیانتی کے ہرگز قریب نہ جایئں جس شخص کے جو کام بھی سپرد ہے اس کو دیانتداری کے ساتھ انجام دے۔ جس کے پاس رقم ہے۔ وہ اسی ی حفاظت کرے اور جس کے زمہ کوئی دوسرا کام لگایا گیا ہے وہ حسن خوبصورتی کے ساتھ وہ کام کرے۔ وقت مقرر پر آئے خود کام کرے دوسروں سے کرائے کام چور نہ خودبنے نہ دوسروں کوبننے دے۔ جب تک یہ صورت حال رہے گی ایمان داری اور شراکت میں برکت رہے گی اور اللہ ان کے کاروبار میں اضافہ کرے گا جب یہ صورت نہ رہے گی اور ہر ایک اپنےاپنے کام مفوضہ فرائض میں خیانت کا ارتکاب کرنے لگے گا تو ان میں نہ تو برکت رہے گی او نہ ایک دوسرے پر اعتماد رہے گا اور نہ اللہ کی امداد و اعانت ان کے شامل حال رہے گی۔ اس سلسلہ میں سنن ابو دائود میں ہے جس میں فرمایا گیا ہے کہ

عن ابی ہریرۃ قال فال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ تعالی اناثالث الشریکین مالم یخن احد ہما صاحبہ فاذا فانہ خرجت من بینھا

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے اس لئے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! اللہ کا فرمان ہے میں دو حصہ داروں میں تیسرا ہوتا ہون جب تک ان دونون میں سے کوئی اپنے ساتھی کے ساتھ خیانت نہ کرے جب خیانت کرتا ہے تو میں درمیان میں سے نکل جاتا ہوں۔ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مدد و حصہ داروں کو حاصل ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ ان پر اس وقت تک نظر کرم رکھتے ہی اور ان کے کاروبار میں برکت پیدا کرتے ہیں جب تک یہ آپس میں مخلص رہتے ہیں ایک دوسرے کے ساتھ محبت و رتعاون رکھتے ہیں اور باہم امانت داری کا ثبوت بہم پہنچاتے ہیں اور جب یہ چیز درمیان سے اٹھ جائے اور حص ہدار بد دیانت و خیانت پر اتر آیں تو اللہ کی مدد سے محروم ہو جاتے ہیں اور برکت باقی نہیں رہتی جو ان کے زمانہ امانت و دیانت میں پائی جاتی تھی ظاہر ہے جب ایک خیانت کرے گا و دوسرے کو لازما کسی نہ کسی وقت شک گزرے گی پھر اس کی بھی یہی کوشش ہوگی کہ وہ بھی وہی کچھ کرے جو دوسرے نے کیا ہے اگر کسی کے پاس مشترکہ روپیہ ہے تو اسمیں خیانت کرے گا۔ اور غلط حساب پش کرے گا اگر کوئی کاروبار میں محنت کرتا ہے اور وقت صر کرتا ہے تو اس میں سستی کرے گا دیر سے کام پر آئے گا او جب تک رہے گا نیم دلی سے رہے گا خود بھی اچھی طرح کام نہیں کرے گا دوسروں سے بھی نہیں کرائے گا ہر حصہ دار دوسرے کو شک کی نظر سے دیکھے گا او دل سے بُرا سمجھے گا۔ میل جول گفتگو اور ضروری کاروباری مشوروں سے جو نہایت ضروری ہے گریز کرے گا آہستہ آہستی دل کی بات زباب پ آئے گی جب کارندے حصہ داروں کے اس معاملہ کے اس پہلو کو دیکھیں گے تو وہ بھی سستی کریں گے اس کا ثر مال کی تیاری پر پڑے گا او پھر مال کی کھیب او فروخت کا دائرہ بھی سمٹ جائے گا۔ اور اسطرح سارا کاروبار معطل ہو کر رہ جائے گا کاروبار میں امانت ایکدوسرے سے خیر خواہی حصہ داوں کا آپس میں حسن سلوب نیتوں کی صفائی باہم تعاون و مشاورت نہایت ضروری ہے اور در حیقیت اسمیں کاروبار کی ترقی اور فروغ کا راز مضمر ہے اور کاروباری حضرات کو یہ حدیث ہر وقت پش نظر رکھنی چاہیے اور اس پے کاروبار کے فروغ اور ترقی کے لئے اس پر عمل پیرا رہنا چاہیے اور جو اس پر عامل رہیں گے اور اپنے کارروبار کو دیانت داری کے بلند اصولوں کے مطابق چلایں گے وہ یقینا کامیاب رہیں گے اور جو لوگ اس بنیادی اصول کو نظر انداز کردیں گے وہ ناکام و خاسر رہیں گے او بڑے سے بڑے کاروبار کو بھی تباہی و بربادی سے نہیں بچا سکیں گے جب ان میں باہمی تعاون اور امانت باقی نہ رہی تو اللہ کی مدد اور برکت نہ رہی۔ اور جب اللہ تعالیٰ کی مدد او برکت نہ رہے گی تو کاروبار کس طرح باقی رہے گا۔ (الاعتصام جلد نمبر 13 شمارہ 51)

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 14 ص 201-204

محدث فتویٰ